© rasailojaraid.com

اسی طرح "یاھو" "لاھو الاھو" اور "ھو" ذکر نہیں ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے اذکار پر اکتفاء کریں۔ جیسا کہ حدیث ہے: (أفضل الذکر لا اله إلاالله) یعنی: "افضل ترین ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے"۔ اسی طرح سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، یاحی یا قیوم برحمتک أستغیث وغیرہ بہت سے اذکارِ مسنونہ کتبِ احادیث میں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

سوال: کیا کسی انسان کو "قیومِ زمان" کہا جاسکتا ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب: کسی انسان کو "قیومِ زمان" کہنا کلمۂ کفر ہے، کیونکہ مدبرِ کائنات صرف اللہ ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے ﴿الله لا اله الا هو الحی القیوم﴾ "اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے اور رکھنے والا ہے"۔

سوال: کیا جرابوں پر مسح جائز ہے؟

جواب: جرابوں پر مسح کرنا سنت ہے، جیسا کہ ۱۔ "حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجاہدین کا ایک دستہ بھیجا، ان کو سردی لگی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو پگڑیوں اور پاؤں کو گرم رکھنے والی چیزوں (جرابوں اور موزوں) پر مسح کرنے کا حکم دیا"۔

(سنن ابی داؤد: ۱۴۶) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو "صحیح" کہا ہے۔ (مستدرک: ۱/۱۶۹) امام ذھبی نے ان کی موافقت کی ہے، امام احمدؒ کی جرح کا جواب "نصب الرایہ از زیلعی حنفی: ۱/۱۶۵" وغیرہ میں دیکھیں۔

اس حدیث کے ظاہر سے جرابوں پر مسح کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ (عن المغیرة بن شعبة: أن رسو ل الله ﷺ توضأ ومسح علی الجوربین و النعلین) ترجمہ: "مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا"۔

(ابو داؤد: ۱۵۹، ترمذی: ۹۹، ابن ماجہ: ۵۵۹، مسند امام احمد: ۴/۲۵۲، شرح معانی الآثار: ۱/۹۷، ابن خزیمہ: ۱/۹۹، ابن حبان: ۱۷، بیہقی: ۱/۲۸۴، ابن ابی شیبہ: ۱/۱۸۸، الاوسط لابن المنذر: ۱/۴۶۵)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے، امام ابن ترکمانی حنفی کے نزدیک بھی یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (الجوہر النقی: ۱/۲۸۴) امام ابن مہدیؒ وغیرہ کی تعلیل صحیح نہیں ہے۔

۳۔ (عن أبي موسی الأشعري أن رسول الله ﷺ توضأومسح علی الجور بین والنعلین) ترجمہ: "ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا"۔ (ابن ماجہ: ۵۶۰، شرح معانی الآثار: ۱/۹۷، بیہقی: ۱/۲۵۸)

۴۔ صحیح سند کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ (الاوسط لابن المنذر:

© rasailojaraid.com